نبی کریم ﷺ پر دُرود شریف پڑھنے کی اہمیت اور اس کے فضائل و برکات

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى الْقَائِلِ: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ**﴾(١).

نبی کریم ﷺ سے محبت وعقیدت رکھنے والےمؤمنو! ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی، محمدِ عربی ﷺ اپنے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس تشریف لائے، آپ علیہ السلام کا چہرۂ مبارک اس وقت خوشی سے چمک رہا تھا، صحابۂ کرام نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! ہم آپ کے رُخِ اَنور کو بہت زیادہ پُر مسرَّت دیکھ رہے ہیں، (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا تھا اور اس نےکہا: اے محمد! کیا آپ کے لیے یہ خوشی کا باعث نہیں کہ آپ کے رب نے فرمایا ہے: کہ آپ کی امت کا جو بھی فرد آپ پر ایک دفعہ دُرود بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا، اور آپ کی امت کا جو بھی فرد آپ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ سلامتی نازل کروں گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیوں نہیں(٢). (یعنی اللہ کا یہ

خصوصی کرم میری مسرت و خوشی کا باعث ہے). سبحان الله، تو ذرا غور فرمائیے کہ رسول اللہ ﷺ کا مقام و مرتبہ کتنا بلند و بالا ہے، اور اللہ کے نزدیک اس کے حبیب کی شان کتنی عظیم و نِرالی ہے، اور کیسے نہ ہو، جب کون و مکان کاخالق و مالک، دونوں جہاں کا رب، خود اپنے نبی پر دُرود ورحمت بھیج رہا ہے، اس کے مقرب فرشتے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں دُرود و سلام کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں، اور اللہ رب العالمین خود اہلِ ایمان کو حکم فرما رہے ہیں کہ وہ اس کے محبوب نبی ﷺ پربرابر دُرود و سلام بھیجتے رہیں، کیا آپ نے اللہ رب العزت کا یہ قول سماعت نہیں فرمایا؟: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾(٣). بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر دُرود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر دُرود بھیجو، اور خوب سلام بھیجا کرو.

مَحبتِ رسول ﷺ سے لبریز میرے بھائیو! اگر لوگ اس حقیقت کو جان لیں کہ آپ علیہ السلام پر دُرود و سلام بھیجنے سے کتنی خیر و برکت نازل ہوتی ہے تو وہ ہرگز اس سے غفلت کا شکار نہ ہوں، بلکہ صبح و شام، خلوَت و جلوَت، ہر حال میں آپ علیہ السلام پر دُرود و سلام بھیجتے رہیں، کیونکہ درودِ پاک دعاؤں کی قبولیت کی کُنجی ہے، اُمیدوں کی تکمیل کا ذریعہ ہے، چنانچہ جب ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے رب تعالیٰ سے دعا کی، اور اپنی دعا کے آغاز میں پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر نبی کریم ﷺ پر دُرود و سلام کا نذرانہ پیش کیا، تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا:

«سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ»[٤]. اب اللہ سے جو مانگو گے وہ تمہیں ملے گا، جو دعا کرو گے وہ پوری کی جائے گی.

عشقِ نبی سے سرشار میرے بھائیو! آپ علیہ السلام پر دُرود و سلام بھیجنے کی برکت سے انسان کے گناہ دُھل جاتے ہیں، اس کی خطائیں مُعاف ہوتی ہیں، اس کے دکھ درد ختم ہوتے ہیں، اُس پر سے مصائب و خطرات ٹل جاتے ہیں، چنانچہ ایک مرتبہ صحابیِ رسول حضرتِ اُبَیّ بْن کَعْب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺسے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ! میں آپ پر بکثرت دُرود بھیجتا ہوں، میں اپنی دعا کا کتنا حصہ آپ پر دُرود و سلام کے لیے مختص کر دوں؟آپ ﷺنے فرمایا: «مَا شِئْتَ»جتنا تم چاہو، میں نے عرض کیا: چوتھائی؟تو آپﷺنےفرمایا: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ؛ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ».جتنا تم چاہو، اگر اس سے زیادہ کر لو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے. یہاں تک کہ حضرتِ اُبَیّ بْن کَعْب رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول پھر میں اپنی پوری دعا آپ (پر درود و سلام) کے لیے وقف کر دیتا ہوں، آپﷺنے فرمایا: «إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ»[٥]. پھر تو تمہاری ساری مرادیں پوری ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے.

میرےایمانی بھائیو! اسی طرح آپ علیہ السلام پر دُرود و سلام بھیجنے کا ایک عظیم فائدہ یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص آپ علیہ السلام سے اتنا ہی قریب ہو گا جتنا زیادہ وہ آپ ﷺپر دُرود و سلام بھیجتا ہو گا، آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے:

«أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً»(٦) قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرود بھیجے گا.

میرے دوستو! آپ ﷺ پر دُرود و سلام بھیجنے کے فوائد و برکات اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں شمار نہیں کیا جا سکتا، اس کے فضائل اتنے عظیم ہیں کہ ان سب کو الفاظ میں سمیٹا نہیں جا سکتا، تو پھر کیا کسی مسلمان کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ دُرود و سلام کی برکتوں سے اپنے آپ کو محروم رکھے؟ اور اس کا اجر و ثواب کمانے میں بخل و کنجوسی سے کام لے؟ کیا اس نے آپ علیہ السلام کا یہ ارشاد نہیں سنا؟ «الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ»(٧). بخیل تو وہ ہے کہ جس کے سامنے میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود نہ بھیجے.

میرے دوستو! اپنے نبی ﷺ سے دلی محبت رکھنے والو! خوب کثرت سے آپ علیہ السلام پر دُرود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے رہیں، اپنے بچوں میں بھی دُرود و سلام پڑھنے کی عادت ڈالیں، اس سے آپ کے گھروں میں برکت ہو گی، آپ کے اہل و عیال پر خیر و سلامتی ہو گی، اور آپ رب تعالیٰ کی جنت کے حقدار قرار پائیں گے.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(٨).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: میرے دوستو، اللہ کے نبی ﷺ پر دُرود و سلام بھیجنے والو! اپنے اوقات کو فارغ نہ رکھیں اور اسے رائیگاں نہ جانے دیں، بلکہ اپنے پیارے نبی، حبیبِ مصطفی احمد ِمجتبیٰ ﷺ پر دُرود و سلام بھیجتے رہیں دُرود و سلام سے اپنی زبانوں کو معطر کرتے رہیں، اور جمعہ کے اِس با برکت دن میں دُرود شریف پڑھنے کا خصوصی اہتمام کریں، کیونکہ آپ علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے: «إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ»(٩). تمہارے ایام میں سب سے افضل و بہتر جمعہ کا دن ہے، اس لیے تم لوگ اُس دن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو، کیونکہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

میرے دوستو! اسی طرح جب آپ اذان سنیں تو وہی کلمات دہرائیں جو مؤذن کہتا ہے، اذان کا جواب دیں، پھر آپ علیہ السلام پر دُرود و سلام کا ہدیہ پیش کریں، اور اللہ تعالیٰ سے آپ علیہ السلام کے لیے وسیلہ کی دعا کریں، جو جنت کا اَعلیٰ ترین مقام ہے، تو آپ پر ربِّ رحمن کی رحمتیں نازل ہوں گی، اور شافعِ کوثر ہادیِ عالَم، رسولِ اکرم ﷺ کی شفاعت آپ کو نصیب ہو گی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

يَا أَيُّهَا الرَّاجُونَ مِنْهُ شَفَاعَةً ... صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا(١٠).

روزِ محشر نبی اکرم ﷺ کی شفاعت چاہنے والو، آپ ﷺ پر خوب کثرت سے دُرود و سلام بھیجا کرو.

یا اللہ! تو ہمارے آقا، ہمارے نبی محمد ﷺپر ہر لحظہ دُرود و سلام نازل فرما اور آپ ﷺپر ہر گھڑی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما، جو قیامت تک جاری و ساری رہیں، اے اللہ! نبی علیہ السلام پر اتنی بار دُرود و سلام اور برکتیں نازل فرما، جتنی بار ذِکر کرنے والوں نے ان کا ذِکر کیا، اور جتنی بار غافل ان کے ذِکر سے غافل رہے.اور ہم سب کو نبی کریمﷺ کی شفاعت نصیب فرما***

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَعَنْ زَوْجَاتِ نَبِيِّنَا ﷺ الطَّاهِرَاتِ، أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَآلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ: عَاجِلَهُ وَآجِلَهُ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا.

اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيخَ مُحَمَّد بْنَ زَايِد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الحديد : ٢٨.
(٢) أحمد: ١٦٣٦٣، والنسائي: ١٢٩٥.
(٣) الأحزاب : ٥٦.
(٤) الترمذي: ٥٩٣.
(٥) الترمذي: ٢٤٥٧.
(٦) الترمذي: ٤٨٤.
(٧) أحمد : ١٧٦٢، والنسائي في الكبرى ٢٩١/٧، وصحيح ابن حبان ١٩٠/٣، والحاكم في المستدرك ٥٤٩/١.
(٨) النساء : ٥٩ .
(٩) أبو داود : ١٥٣١.
(١٠) تفسير الثعلبي: (٢٦/ ٣٥٢) وعزاه على حسان بن ثابت رضي الله عنه.